91640 ـ كيا طالب علم كے ليے عقال (عرب لوگ سر پر سياه رنگ كا دائره نما رنگ پہنتے ہيں) پہننا افضل ہے يا نہيں ؟

سوال

يہ تو معلوم ہے كہ عقال پہننا ان مباحات ميں شامل ہوتا ہے جس پر شارع نےسكوت اختيار كيا ہے، عقال كا معاملہ ايسا نہيں كہ ہم اس كا حد سے زيادہ اہتمام كريں، ليكن ميں اس كے باوجود يہ سوال كرتا ہوں كہ:
كيا طالب علم يا خطيب يا قاضى يا امام مسجد وغيره كے ليے عقال پہننا زيادہ مناسب ہے، وہ ان منسب كے مواقع پر اپنےسر پر عقال پہنے يا كہ اس ملك كى عادت كےمطابق اسے استعمال نہ كرے، اور كس ليے ؟
اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے اور آپ كى غلطياں درست اور معاف فرمائے.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جيسا آپ نے بيان كيا ہے كہ عقال پہننا مباحات ميں شامل ہوتا ہے، اور افضل اور بہتر يہى ہے كہ انسان اپنے علاقے اور ملك كى عادات كے مطابق عمل كرے، اور لباس يا شكل وغيره ميں امتياز اور عليحدگى اختيار نہ كرے.

اگر تو عادت ہو كہ اہل علم اور قاضى يا خطيب اور امام وغيره اپنے سر پر عقال نہيں ركھتے، اور آپ بھى ان ميں شامل ہوتے ہيں تو پھر يہى كہا جائيگا كہ عقال نہ پہننا افضل ہے، اور جو كوئى پہنے تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

عقال پہننے كا حكم كيا ہے، حالانكہ ميں ديكھتا ہوں كہ امام اور موذن عقال نہيں پہنتے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" عقال پہننے ميں كوئى حرج نہيں؛ كيونكہ ملبوسات ميں افضل حلت ہے، ليكن اگر كسى چيز كى حرمت پر شرعى دليل ثابت ہو جائے تو وہ حرام ہو گى، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے بھى ايسے لوگوں پرانكار كيا ہے جو بغير كسى شرعى دليل كے كھانے پينے يا پہننے والى چيز كو حرام قرار ديتے ہيں.

فرمان بارى تعالى ہے:

آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے ؟ الاعراف (32).

لیکن جب کوئی شرعی دلیل اس لباس کی حرمت پر دلالت کرے، چاہے وہ کسی چیز کو بعینہ حرام قرار دے مثلا مردوں کے لیے ریشم، ایسا لباس جس میں مرد یا عورت کی تصویر ہو، یا پھر وہ بطور جنس حرام کرتی ہو جیسا کہ اگر وہ لباس کفار کے لباس میں شامل ہوتا ہو، اور ان کے لیے مخصوص ہو تو یہ حرام ہو گا، وگرنہ اصل میں حلت ہی ہے " انتہی.

ماخوذ از: فتاوى اسلامية (4 / 246).

واللہ اعلم .